قارئین ساحل کی شکایت

ہمارے قارئین نے شکایت کی ہے کہ ساحل میں شائع ہونے والے مضامین کا خط اس قدر باریک ہوتا ہے کہ بسا اوقاتِ اسے پڑھنا مشکل، دشوار بلکہ محال ہو جاتا ہے۔ پہلے صفحے سے لے کر آخری صفحے تک کوئی جگہ ایسی نہیں ہوتی جو خالی ہو۔ اس قدر لوازمہ جب اتنے خفی خط میں لکھا جاتا ہے تو مشکلات دو چند ہو جاتی ہیں۔ قارئین کا یہ شکوہ بالکل بجا ہے لیکن اس شکوے کا مثبت پہلو یا دوسرا رخ یہ ہے کہ ساحل سو صفحات میں دو سو صفحات سے زیادہ لوازمہ پیش کرتا ہے اور اس کا ہدیہ صرف دس روپے ہے۔ کم از کم برعظیم پاک و ہند میں کوئی رسالہ اس قدر کم قیمت میں اس قدر وقیع معلومات لیکن اس قدر مہین لوازمہ پیش نہیں کر رہا۔

ساحل کے وسائل محدود بلکہ نہ ہونے کے برابر ہیں اس کے باوجود ہم ہر ماہ رسالہ پابندی سے شائع کرتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ ہر اہم موضوع کا احاطہ ہو جائے۔ یہ دنیا کا واحد رسالہ ہے جس کا نہ کوئی دفتر ہے نہ عملہ۔ اس رسالے سے کسی ایک فرد کا بھی رزق یا روزگار وابستہ نہیں۔ یہ رسالہ صرف اور صرف اللہ رب العزت کے بھروسے اور اس کی نصرت سے نکالا جا رہا ہے۔ ساحل نہ کسی سے چندہ طلب کرتا ہے نہ کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے کا روادار ہے۔ ہمارے بہت سے قارئین نے ہمیں مشورہ دیا ہے کہ ساحل کے لیے اشتہارات حاصل کیے جائیں، لیکن ہمیں اس ذلت کا بخوبی اندازہ ہے جو اشتہارات کے حصول میں اٹھانی پڑتی ہے۔ فقیر کی طرح کشکول لے کر ایک ایک در پر صدا لگانا دینی غیرت وحمیت کے منافی ہے۔ دین کا کام کرنے والوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ وقار اور احترام کی روایات زندہ رکھیں۔ لوگوں سے چندے کی اپیل کرنے اور ایک ایک دروازے پر بھیک کا پیالہ لے جانے سے بہتر ہے کہ رسالہ بند کر دیا جائے۔ یہ ہمارا طے شدہ نقطۂ نظر ہے خواہ آپ کو پسند ہو یا ناپسند......کم از کم ساحل کی غیرت ایسے بے حمیت کاموں کو گوارا نہیں کرتی۔ ہم نے بارہا اپنے قارئین سے کہا ہے کہ اگر اس ضمن میں وہ خود رضا کارانہ اپنی خدمات پیش کریں، خود اشتہارات حاصل کرلیں یا خود وہ ذرائع پیدا کریں جس کے لیے وہ ہمیں ہدایات دیتے ہیں تو ہمیں قطعاً کوئی اعتراض نہ ہوگا، لیکن ساحل کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ اہل دنیا اور اہل ہوا و ہوس کے طور طریقوں کو اختیار کرے جنھوں نے دین کے کام کو بھی کاروبار کا

D:\Raf\Qarin Sahil ki Shikayat

درجہ دے کر اسے دنیا سمیٹنے کا سہل ذریعہ بنالیا ہے۔ اللہ نے جتنے وسائل دیے ہیں اس کے اندر رہتے ہوئے ہم دین کی جو بھی خدمت کر سکتے ہیں اس کے لیے حاضر ہیں۔

ہم نہایت افسوس کے ساتھ آپ کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ساحل کے بعض مخلص احباب وقارئین نے رضا کارانہ طور پر ہم سے خود کچھ وعدے کیے لیکن وہ اپنے وعدوں کو یا تو نبھا نہ سکے یا یاد نہ رکھ سکے یا وہ اس انتظار میں رہے کہ ہم انھیں ان کا وعدہ یاد دلائیں گے اور اسی بہانے ان کے سامنے کشکول پھیلا دیں گے۔ ساحل ان مخلص احباب کے اخلاص میں کوئی شبہ محسوس نہیں کرتا۔ اگر وہ وعدہ کر کے بھول گئے ہیں تو انھیں اس کا حق حاصل ہے۔ اگر وہ اس خیال میں ہیں کہ ساحل کبھی نہ کبھی وعدہ یاد دلانے کے لیے ان کے دروازے پر دستک دے گا تو الحمدللہ ساحل اس معصیت کے ارتکاب سے قاصر ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کے کام کے لیے لوگوں کو صرف متوجہ کرنا سنت محبوب الٰہی ہے۔ وہ کام ہم نے کر دیا اس سے آگے کسی اقدام کی نہ ہم میں طاقت ہے نہ استطاعت، نہ یہ دین کا مزاج ہے نہ ساحل نکالنے والوں کا شیوہ۔ ہمیں کسی سے کوئی شکایت نہیں ہے۔ اللہ کے دین پر اس وقت چاروں طرف سے یلغار ہو رہی ہے۔ یہ یلغار صرف بیرونی نہیں اندرونی بھی ہے۔ غیروں کی طرف سے نہیں اپنوں کی جانب سے بھی ہے۔ الحمدللہ اس یلغار کے سامنے ساحل ایک مضبوط دیوار کی طرح کھڑا ہے۔ ہمیں نہیں معلوم کہ ہم آپ کے تعاون کے بغیر ان موجوں کا تند و تیز لہروں کا اس طغیانی کا سیلاب کا تنہا مقابلہ کب تک کر سکیں گے لیکن ہمیں اپنے رب سے امید ہے کہ وہ خود ہمارے لیے وسائل کا بندوبست کرے گا۔ ہماری پہلی اور آخری امید مالک الملک سے ہے۔ ہماری دعا صرف یہی ہے کہ اے اللہ ہمیں محتاجوں کا محتاج نہ بنا۔ لیکن ہمیں اپنے قارئین سے ایک شکوہ ہے ان سے ہم نے بارہا قلمی تعاون اور بے رحمانہ تنقید کی استدعا کی تھی لیکن نہ تو قلمی تعاون کے سلسلے میں کوئی پیش کش موصول ہوئی نہ ہمارے کام پر جارحانہ نقد آسکا اس ضمن میں ہم حافظ محمد موسیٰ بھٹو صاحب، جناب عمر انور کراچی، ڈاکٹر عبداللہ لاہور، فراست رضوی، کراچی کے احسانات کبھی نہیں بھول سکتے جو نہایت توجہ سے ساحل کا مطالعہ کرتے ہیں اور اس کی ایک ایک سطر کا بے لاگ ناقدانہ جائزہ پیش کرتے ہیں۔ کاش ہمارے تمام قارئین ہمارے ان چاروں محسنوں کے نقش قدم کو نشان راہ بنالیں۔ ساحل کے اگلے ایک سال کے خصوصی شمارے تیار ہیں اگر ہمارے پاس وسائل ہوتے تو ہم ہر ماہ دو سو سے تین سو صفحات شائع کر سکتے تھے کیونکہ موضوعات بہت ہیں، صفحات محدود ہیں، خصوصاً حالات حاضرہ سے متعلق بعض اہم موضوعات پر لکھنا نہایت ضروری ہے لیکن افسوس کہ بہت سی خواہشات پوری نہیں ہوسکتیں۔ ہمارے بعض اہل علم قارئین ہمیں مختلف موضوعات پر لکھنے کے لیے عمدہ ہدایتیں دیتے رہتے ہیں لیکن خود اپنی صلاحیتوں سے ہمیں مستفید نہیں کرتے۔ شاید دوسروں کو وقتاً فوقتاً ہدایات جاری کرنا آسان کام ہے۔ قلمی و علمی تعاون کرنا مشکل، بہرحال یہ المیہ ہے ان سے عاجزانہ استدعا ہے کہ ہمارے قلمی شریک بن جائیں۔